سورہ نمبر
(۴۴)

سُورَةُ الدُّخَان

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الدُّخَان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی رات حٰمٓ دخان پڑھے گا وہ صبح کو اس عالم میں ہوگا کہ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔(مشکوٰۃ،ص:۱۸۷، ترمذی،ص:۱۱۲ج:۲)

انھیں سے روایت ہے جو شخص جمعہ کی رات میں حٰمٓ دخان پڑھے گا اس کی بخشش ہوجائے گی۔(ایضًا ترمذی ص:۱۱۳،ج:۲)

پہلی روایت میں کسی بھی رات کا اور اس میں خاص جمعہ کی رات کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی شب میں سورۂ حٰمٓ دخان کا پڑھنا افضل ہے۔(اشعۃ اللمعات،ص:۱۴۶،ج:۲)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات یا جمعہ حٰمٓ دخان پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(در منثور ص:۲۴،ج:۶، ابن مردویہ)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ دخان مکّی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱۶) اس میں ۵۹ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ ۙ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

قسم اس روشن کتاب کی ف۱۷ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا ف۱۸ بے شک ہم

مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ ۙ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا

ڈر سنانے والے ہیں ف۱۹ اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام ف۲۰ ہمارے پاس کے حکم سے بیشک

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾ ۙ رَبِّ

ہم بھیجنے والے ہیں ف۲۱ تمہارے رب کی طرف سے رحمت بیشک وہی سنتا جانتا ہے وہ جو رب ہے

ف۱۶ سورۂ دخان مکیہ ہے اسمیں تین رکوع اور ستاون یا انسٹھ آیتیں اور تین سو چھیالیس کلمے اور ایکہزار چار سو اکتیس حرف ہیں ف۱۷ یعنی قرآن ۱۲ مع
پاک کی جو حلال و حرام وغیرہ احکام کا بیان فرمانیوالا ہے ف۱۸ اس رات سے یا شب قدر مراد ہے یا شب براءۃ اس شب میں قرآن پاک تمامہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف اتارا گیا پھر وہاں سے حضرت جبریل تیئیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا لیکر نازل ہوئے اس شب کو شب مبارکہ اس لئے فرمایا گیا کہ اسمیں قرآن پاک نازل ہوا اور ہمیشہ اس شب میں خیر و برکت نازل ہوتی ہے دعائیں قبول کیجاتی ہیں ف۱۹ اپنے عذاب کا ف۲۰ سال بھر کے ارزاق و آجال و احکام ف۲۱ اپنے رسول خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے اگر تمہیں یقین ہو ف١ اس کے سوا کسی کی بندگی

يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ

نہیں وہ جلائے اور مارے تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب بلکہ وہ شک میں پڑے

يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ يَّغْشَى

کھیل رہے ہیں ف٢ تو تم اس دن کے منتظر رہو جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا کہ

النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢

لوگوں کو ڈھانپ لیگا ف٣ یہ ہے دردناک عذاب اس دن کہیں گے اے ہمارے رب ہم پر سے عذاب کھولدے ہم ایمان لاتے ہیں ف٤

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

کہاں سے ہو انہیں نصیحت ماننا ف٥ حالانکہ اُنکے پاس صاف بیان فرمانیوالا رسول تشریف لاچکا ف٦ پھر اس سے روگرداں ہوئے

وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ

اور بولے سکھایا ہوا دیوانہ ہے ف٧ ہم کچھ دنوں کو عذاب کھولے دیتے ہیں تم پھر وہی

عَآئِدُوْنَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦ وَ

کروگے ف٨ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے ف٩ بیشک ہم بدلا لینے والے ہیں اور

لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝١٧ اَنْ اَدُّوْٓا

بیشک ہم نے انسے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور اُنکے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا ف١٠ کہ

اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٨ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ

اللہ کے بندوں کو مجھے سپرد کردو ف١١ بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں اور اللہ کے مقابل سرکشی نہ کرو

اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٩ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ

میں تمہارے پاس ایک روشن سند لاتا ہوں ف١٢ اور میں پناہ لیتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی اس سے کہ تم مجھے

تَرْجُمُوْنِ ۝٢٠ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝٢١ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ

سنگسار کرو ف١٣ اور اگر تم میرا یقین نہ لاؤ تو مجھ سے کنارے ہو جاؤ ف١٤ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ

قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝٢٢ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝٢٣ وَاتْرُكِ

مجرم لوگ ہیں ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں ف١٥ کو راتوں رات لے نکل ضرور تمہارا پیچھا کیا جائیگا ف١٦ اور دریا کو

ف١ کہ وہ آسمان و زمین کا رب ہے تو یقین کرو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں

ف٢ انکا اقرار علم و یقین سے نہیں بلکہ انکی باتیں ہنسی اور تمسخر شامل ہے اور وہ آپکے ساتھ استہزاء کرتے ہیں تو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انپر دعا کی کہ یارب انہیں ایسی ہفت سالہ قحط کی مصیبت میں مبتلا کر جیسے سات سال کا قحط حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجا تھا یہ دعا مستجاب ہوئی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا گیا

ف٣ چنانچہ قریش پر قحط سالی آئی اور یہانتک اس کی شدت ہوئی کہ وہ لوگ مردار کھا گئے اور بھوک سے اس حال کو پہونچے کہ جب اوپر کو نظر اٹھاتے آسمان کی طرف دیکھتے تو انکو دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا یعنی ضعف سے نگاہوں میں خیرگی آگئی تھی اور قحط سے زمین خشک ہو گئی خاک اُڑنے لگی غبار نے ہوا کو مکدر کر دیا اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو علامات قیامت میں سے ہے اور قریب قیامت ظاہر ہوگا مشرق و مغرب اس سے بھر جائیں گے چالیس روز و شب رہیگا مومن کی حالت تو اس سے ایسی ہو جائے گی جیسے زکام ہو جائے اور کافر مدہوش ہو نگے اُنکے نتھنوں اور کانوں اور بدن کے سوراخوں سے دھواں نکلے گا

ف٤ اور تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں

ف٥ یعنی اس حالت میں وہ کیسے نصیحت مانیں گے

ف٦ اور معجزات ظاہرات اور آیات بینات پیش فرما چکا

ف٧ جسکو وحی کی غشی طاری ہونیکے وقت جنات یہ کلمات تلقین کر جاتے ہیں (معاذ اللہ تعالیٰ)

ف٨ جس کفر میں تھے اسی کی طرف لوٹ گئے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب فرمایا جاتا ہے کہ اس دن کو یاد کرو

ف٩ اس دن سے مراد روز قیامت ہے، یا روز بدر

ف١٠ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام

ف١١ یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو اور جو شدتیں اور سختیاں ان پر کرتے ہو اس سے رہائی دو

ف١٢ اپنے صدق نبوت و رسالت کی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا تو فرعونیوں نے آپکو قتل کی دھمکی دی اور کہا کہ ہم تمہیں سنگسار کر دینگے تو آپ نے فرمایا

ف١٣ یعنی میرا توکل و اعتماد اسپر ہے مجھے تمہاری دھمکی کی کچھ پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ میرا بچانے والا ہے

ف١٤ میری ایذا کے درپے نہ ہو انہوں نے اسکو بھی نہ مانا ف١٥ یعنی بنی اسرائیل ف١٦ یعنی فرعون مع اپنے لشکروں کے تمہارے درپے ہوگا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور دریا پر پہونچکر آپ نے عصا مارا اس میں بارہ رستے خشک پیدا ہو گئے آپ مع بنی اسرائیل کے دریا میں سے گزر گئے پیچھے فرعون اور اسکا لشکر آرہا تھا آپ نے چاہا کہ پھر عصا مار کر دریا کو ملا دیں تاکہ فرعون اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا

وقف لازم
وقف لازم
منزل ٦
وقف النبی

الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾
یوں ہی جگہ جگہ سے کھلا چھوڑ دے ف۱ بیشک وہ لشکر ڈبویا جائیگا ف۲ کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے

وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ ۖ وَ
اور کھیت اور عمدہ مکانات ف۳ اور نعمتیں جنمیں فارغ البال تھے ف۴ ہم نے یونہی کیا اور

أَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا
انکا وارث دوسری قوم کو کردیا ف۵ تو اُن پر آسمان اور زمین نہ روئے ف۶ اور اُنھیں مہلت

ع ۲ ۱۴
مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾
نہ دی گئی ف۷ اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات بخشی ف۸

مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ
فرعون سے بیشک وہ متکبر حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا اور بیشک ہم نے اُنھیں ف۹

عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾
دانستہ چن لیا اس زمانہ والوں سے اور ہم نے اُنھیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں صریح انعام تھا ف۱۰

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ
بیشک یہ ف۱۱ کہتے ہیں وہ تو نہیں مگر ہمارا ایک دفعہ کا مرنا ف۱۲ اور ہم اُٹھائے

بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ
نہ جائینگے ف۱۳ تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو ف۱۴ کیا وہ بہتر ہیں ف۱۵ یا

قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا
تبع کی قوم ف۱۶ اور جو اُن سے پہلے تھے ف۱۷ ہم نے انھیں ہلاک کردیا ف۱۸ بیشک وہ مجرم لوگ تھے ف۱۹ اور ہم نے

خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا
نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے کھیل کے طور پر ف۲۰ ہم نے اُنھیں نہ بنایا مگر

بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ
حق کیساتھ ف۲۱ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ف۲۲ بے شک فیصلہ کا دن ف۲۳ اُن سب کی

أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾
میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا ف۲۴ اور نہ اُنکی مدد ہوگی ف۲۵

منزل ۶

ف۱ تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں

ف۲ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا اور فرعون اور اس کے لشکر دریا میں غرق ہو گئے اور انکا تمام مال ومتاع اور سامان یہیں رہ گیا

ف۳ آراستہ پیراستہ منزلیں

ف۴ عیش کرتے اتراتے

ف۵ یعنی بنی اسرائیل کو جو نہ اُن کے ہم مذہب تھے نہ رشتہ دار نہ دوست

ف۶ کیونکہ وہ ایماندار نہ تھے اور ایماندار جب مرتا ہے تو اس پر آسمان وزمین چالیس روز تک روتے ہیں جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں ہے مجاہد سے کہا گیا کہ کیا مومن کی موت پر آسمان وزمین روتے ہیں فرمایا زمین کیوں نہ روئے اس بندے پر جو زمین کو اپنے رکوع وسجود سے آباد رکھتا تھا اور آسمان کیوں نہ روئے اس بندے پر جس کی تسبیح وتکبیر آسمان میں پہونچتی تھی حسن کا قول ہے کہ مومن کی موت پر آسمان والے اور زمین والے روتے ہیں

ف۷ توبہ وغیرہ کیلیے عذاب میں گرفتار کرنے کے بعد

ف۸ یعنی غلامی اور شاقہ خدمتوں اور محنتوں سے اور اولاد کے قتل کیے جانے سے جو انھیں پہونچتا تھا

ف۹ یعنی بنی اسرائیل کو

ف۱۰ کہ انکے لیے دریا میں خشک رستے بنائے ابر کو سائبان کیا منّ وسلویٰ اتارا اس کے علاوہ اور نعمتیں دیں

ف۱۱ کفار مکہ

ف۱۲ یعنی اس زندگانی کے بعد سوائے ایک موت کے ہمارے لیے اور کوئی حال باقی نہیں اس سے انکا مقصود بعث یعنی موت کے بعد زندہ کیے جانے کا انکار کرنا تھا جسکو اگلے جملے میں واضح کر دیا (کبیر)

ف۱۳ بعد موت زندہ کرکے

ف۱۴ اس بات میں کہ ہم بعد مرنے کے زندہ کرکے اُٹھائے جائیں گے کفار مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ قصی بن کلاب کو زندہ کردو اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو اور یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لیے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے قبل وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے اگر کوئی شخص کسی نئے اُگے ہوئے درخت یا پودے کو کہے کہ اس میں سے اب پھل نکالو ورنہ ہم نہیں مانیں گے کہ اس درخت سے پھل نکل سکتا ہے تو اسکو جاہل قرار دیا جائے گا اور اس کا انکار محض حمق یا مکابرہ ہوگا

ف۱۵ یعنی کفار مکہ زور وقوت میں

ف۱۶ تبع حمیری بادشاہ یمن صاحب ایمان تھے اور ان کی قوم کافر تھی جو نہایت قوی زور آور اور کثیر التعداد تھی

ف۱۷ کافر امتوں میں سے

ف۱۸ اُن کے کفر کے باعث

ف۱۹ کافر منکر بعث ف۲۰ اگر مرنے کے بعد اُٹھنا اور حساب وثواب نہ ہو تو خلق کی پیدائش محض فنا کیلیے ہوگی اور یہ عبث ولعب ہے تو اس دلیل سے ثابت ہوا کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اخروی زندگی ضرور ہے جس میں حساب وجزا ہو ف۲۱ کہ طاعت پر ثواب دیں اور معصیت پر عذاب کریں ف۲۲ کہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے اور حکیم کا فعل عبث نہیں ہوتا ف۲۳ یعنی روز قیامت جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا ف۲۴ اور قرابت ومحبت نفع نہ دے گی۔ ف۲۵ یعنی کافروں کی

إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾

مگر جس پر اللہ رحم کرے ف۱ بیشک وہی عزت والا مہربان ہے بیشک تھوہڑ کا پیڑ ف۲

طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾

گنہگاروں کی خوراک ہے ف۳ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے جیسا کھولتا پانی جوش مارے ف۴

خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ

اسے پکڑو ف۵ ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے لیجاؤ پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا

عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ

عذاب ڈالو ف۶ چکھ ف۷ ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے ف۸ بیشک یہ ہے وہ ف۹ جس میں تم

تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾

شبہہ کرتے تھے ف۱۰ بے شک ڈر والے امان کی جگہ میں ہیں ف۱۱ باغوں اور چشموں میں

يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَ

پہنیں گے کریب اور قنادیز ف۱۲ آمنے سامنے ف۱۳ یونہی ہے اور ہم نے انہیں

زَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾

بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے ف۱۴ امن و امان سے ف۱۵

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ

اس میں پہلی موت کے سوا ف۱۶ پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے

الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ

بچا لیا ف۱۷ تمہارے رب کے فضل سے یہی بڑی کامیابی ہے تو ہم نے اس قرآن کو

بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

تمہاری زبان میں ف۱۸ آسان کیا کہ وہ سمجھیں ف۱۹ تو تم انتظار کرو ف۲۰ وہ بھی کسی انتظار میں ہیں ف۲۱

ع ۱۳/۲/۱۵
ع ۱۴

ف۱ یعنی سوائے مومنین کے کہ وہ باذن الٰہی ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے (جمل)
ف۲ تھوہڑ ایک خبیث نہایت کڑوا درخت ہے جو اہل جہنم کی خوراک ہوگا حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک قطرہ اس تھوہڑ کا دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا کی زندگانی خراب ہو جائے
ف۳ ابوجہل کی اور اسکے ساتھیوں کی جو بڑے گنہگار ہیں
ف۴ جہنم کے فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ
ف۵ یعنی گنہگار کو
ف۶ اور اسوقت دوزخی سے کہا جائے گا کہ
ف۷ اس عذاب کو
ف۸ ملائکہ یہ کلمہ اہانت اور تذلیل کیلیے کہیں گے کیونکہ ابوجہل کہا کرتا تھا کہ بطحا میں میں بڑا عزت والا کرم والا ہوں اسکو عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا اور کفار سے یہ بھی کہا جائے گا کہ
ف۹ عذاب جو تم دیکھتے ہو
ف۱۰ اور اسپر ایمان نہیں لاتے تھے اس کے بعد پرہیزگاروں کا ذکر فرمایا جاتا ہے
منزل ۶
ف۱۱ جہاں کوئی خوف نہیں
ف۱۲ یعنی ریشم کے باریک و دبیز لباس
ف۱۳ کہ کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہو
ف۱۴ یعنی جنت میں اپنے جنتی خادموں کو میوے حاضر کرنے کا حکم دیں گے ف۱۵ کہ کسی قسم کا اندیشہ ہی نہ ہوگا نہ میوے کے کم ہونیکا نہ ختم ہو جانیکا نہ ضرر کرنے کا نہ اور کوئی
ف۱۶ جو دنیا میں ہو چکی ف۱۷ اس سے نجات عطا فرمائی
ف۱۸ یعنی عربی میں
ف۱۹ اور نصیحت قبول کریں اور ایمان لائیں لیکن لائیں گے نہیں
ف۲۰ ان کے ہلاک و عذاب کا
ف۲۱ تمہاری موت کے (دقیل ہذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ السیف)

ع ۱۷/۳/۱۶